بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ؛ ۱۴ اخاء ۱۳۵۹ ہش ؛ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۳۴

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دعاؤں کے ساتھ ساری دنیا میں اسلام پھیلانے کے قابل بننے کی کوشش کرو

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی معنوں میں جانشین بنکر دوسروں کے لئے اسوہ بنو

"عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے ربّ کریم کی رضا اور اس کی نعماء حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ دعاؤں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نباہنے کے قابل بننے کی کوشش کرو کہ ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور نور کو متعارف کروانے کی ذمہ داری تم پہ ہے۔ اور دعاؤں کے ساتھ خدا سے یہ نعمت حاصل کرو۔ کہ تم واقع میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو سکتے ہو۔ خدا کی نگاہ میں، یعنی اس طور سے نقش قدم پہ چلنے والے ہو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کا صحیح معنے میں اور حقیقی رنگ میں دوسروں کے لئے اسوہ بن جاؤ۔ اور تمہاری زندگیوں کو دیکھ کر اور تمہارے اعمال کو دیکھ کر تمہارے اسوہ کے حسن کے گرویدہ ہو کر وہ جو ابھی تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ کے نیچے نہیں آئے وہ اس طرف کھچے آئیں۔ جذب ہو تمہارے اندر۔ اپنے لئے نہیں، چونکہ تمہارا مقام تو نیستی کا مقام ہے ہر دو پہلو سے (۱) اس لئے بھی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں تمہارا مقام نیستی کا ہے اور (۲) اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارا مقام نیستی ہے وہ عظیم ہستی جس کے سامنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اور فنا فی اللہ ہو کر نیستی کا مقام حاصل کیا۔ جس مقام پر دنیا فخر کرتی آئی ہے اور فخر کرتی چلی جائیگی۔"

(الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ لاہور تشریف لے گئیں

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو صبح نو بجے پندرہ بیس دن کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ لاہور میں آپ کا ایڈریس c/۱۰۸ ماڈل ٹاؤن لاہور ہے۔ روانگی کے وقت آپ کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے ناساز تھی۔ احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۲ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں سپین سے موصول ہونے والی ۱۱ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے جملہ مقاصد عالیہ میں کامیابی و فائز المرامی سے نوازے۔ آپ پر اپنے انعامات کے نزول میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ اور ہر آن حامی و ناصر ہو آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔۔ محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دل کا عارضہ لاحق ہے۔ جس کی وجہ سے حالت خراب ہے۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ شافی مطلق مولا کریم اس مخلص خادم سلسلہ کو صحت کاملہ عطا کرے آمین

انصار اللہ کا ۲۳ واں

سالانہ مرکزی اجتماع

انصار اللہ کا ۲۳ واں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳۱ اخاء/اکتوبر یکم نبوت/نومبر ۱۹۸۰ء/۱۹۵۹ ہش بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع سے فائدہ اٹھائیں۔ زعماء اعلیٰ/زعماء زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ واری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبے کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ فیل ہو) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط اطلاع دے گا۔ وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے بچوں کی فہرست خدمت اقدس میں ارسال کر دے گی۔

۱۰ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے۔ وہ انکی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیورک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

ہوٹل زیورک میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب۔ زیورک کے میئر کیساتھ عالمی امن کے متعلق تبادلہ خیالات

سوئس ریڈیو سے تفصیلی خبر نشر ہونے کے علاوہ اخبارات میں خبروں کی بہت وسیع پیمانہ پر اشاعت

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیورک میں ۱۶ جولائی کو جس وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا تھا اسکی رپورٹ کا ابتدائی حصہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ پریس کانفرنس کا بقیہ حصہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

باہمی تعاون کی فضا اور اسکی اہمیت

ایک اور رپورٹر نے سوال کیا کہ بعض دوسر مذہبی گروپس بھی ایسے ہیں جو وہی نظریات رکھتے ہیں جو آپ کے نظریات ہیں۔ کیا آپ قیام امن کے مقصد میں ان سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں؟ حضور نے فرمایا ایک نیک مقصد کے حصول کے لئے میں ہر ایک سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ دوسرا بھی تعاون پر آمادہ ہو۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی دوسروں اور بالخصوص عیسائیوں کو نیک مقصد کے حصول میں تعاون کے لئے بلایا تھا اور ان سے کہا تھا یَاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے آؤ اس میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ لیکن کوئی تعاون کے لئے آگے نہ آیا۔ ہم اب بھی تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جہاں تک میں نے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے کوئی اور مذہب اس نظریہ کا قائل نہیں ہے۔ حالانکہ اس زمانہ میں باہمی تعاون از بس ضروری ہے کیونکہ تعاون کے ذریعہ ہی انسانیت کو مکمل تباہی سے بچایا جا سکتا ہے۔

تیسری عالمگیر تباہی سے بچنے کا طریق

اس سوال کے جواب میں کہ اس پریس کانفرنس کا زیر غور موضوع "اسلام اور دنیائے جدید" ہے لیکن جو اسلام اس وقت ہمیں دنیا میں نظر آتا ہے وہ تو ایسا نہیں کہ دنیائے جدید کے تقاضوں پر پورا اتر سکے۔ حضور نے فرمایا۔ اسلام ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے بشرطیکہ دنیا اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف متوجہ ہو اور اس پر کما حقہ، عمل کرے۔ دنیا اپنے نظریات پر چل کر دو عالمگیر جنگوں کی تباہی سے دوچار ہو چکی ہے۔ اسلام ان جنگوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔ ان جنگوں میں دونوں متحارب گروہ عیسائی تھے۔ عیسائیوں نے عیسائیوں کو ہلاک کیا اور پوری دنیا کو مصائب کے چکر میں پیس کر رکھ دیا۔ اور پھر جب دوسری عالمگیر جنگ ختم ہوئی تو عیسائیوں نے عیسائیوں کو معاف نہیں کیا۔ یہ محض اتفاق تھا کہ جرمنی ہار گیا اور اسے ان جرائم کا خمیازہ بھگتنا پڑا جو اس نے کئے تھے اور ان جرائم کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑا جو اس نے نہیں کئے تھے۔ دوسرے جو ایسے ہی جرائم میں ملوث تھے سزا پانے سے بچ رہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ بداعتمادی اور مخاصمت کا شیطانی چکر چلا ہوا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی کے بموجب تیسری تباہی نوع انسان پر آنیوالی ہے اس تباہی سے بچنے کے لئے اس شیطانی چکر کو کاٹنا اور اس کے سلسلے کو منقطع کرنا ضروری ہے۔ یہ چکر اسلام کے محبت کے پیغام سے ہی کٹ سکتا ہے۔ اسی لئے میں محبت کا پیغام لے کر یہاں آیا ہوں۔ اگر نوع انسان تیسری عالمگیر تباہی سے بچنا چاہتی ہے تو اسے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کے پیش نظر ایک دوسرے کی بے لوث خدمت کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

اخبار نویسوں نے ان اہم اور بنیادی سوالوں کے علاوہ اور بہت سے سوال کئے جن کے حضور نے برجستہ اور مدلل جواب دئے جن سے صحافی بہت محظوظ ہوئے۔ یہ سوال زیادہ تر اسلامی معاشرہ کی ہیئت اور مردوں اور عورتوں میں بلحاظ حقوق مساوات سے متعلق تھے۔ ان کے جوابات کی تفصیل فرینکفورٹ کی پریس کانفرنس سے متعلق رپورٹ میں پہلے بھی آ چکی ہے۔

پریس کانفرنس کا خوشکن ردعمل

یہ پریس کانفرنس اہم اخباروں کے نمائندوں کی شرکت اور اخباروں میں خبروں کی اشاعت کے لحاظ سے بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہی۔ جہاں تک اخباری نمائندوں کی شرکت کا تعلق ہے اس میں درج ذیل اخبارات، ریڈیو اور نیوز ایجنسیوں کے نصف درجن سے زیادہ نمائندے شامل تھے اور اخباری فوٹو گرافران کے علاوہ تھے۔

۱۔ روزنامہ "نائے زورخر سائیٹونگ" (NEUE ZURCHER ZEITUNG) یہ سوئٹزرلینڈ کا بین الاقوامی شہرت کا حامل چوٹی کا اخبار ہے۔

۲۔ روزنامہ "فاٹرلانڈ" (WATERLAND)

۳۔ سوئس ریڈیو (اسکی نمائندہ نے حضور سے علیحدہ بھی ملاقات کی)

۴۔ سوئس نیوز ایجنسی ۱ (اس کا دائرہ کار وہ علاقے ہیں جن میں جرمن زبان بولی جاتی ہے)

۵۔ سوئس نیوز ایجنسی ۲ (اس کا دائرہ کار وہ علاقے ہیں جن میں فرانسیسی زبان بولی جاتی ہے)

سوئس ریڈیو کا نشریہ

اسی روز شام کو سوئس ریڈیو نے حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر نشر کی۔ ریڈیو کی نشر کردہ خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"ایک اسلامی فرقہ (جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) کے ۷۱ سالہ سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا ناصر احمد آجکل اپنے پانچ صد پیروکاروں سے ملنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ دنیا بھر میں اس اسلامی فرقہ کے ایک کروڑ سے زیادہ پیرو ہیں۔

ہمارے نمائندے HERR GANTEINBEIN (ہیر گانٹن بائن) نے آج جماعت کے سوئس مشن میں جا کر مسجد محمود کے امام اور جماعت کے ۷۱ سالہ بزرگ سربراہ اعلیٰ سے ملاقات کی اور ان سے تبادلہ خیالات کیا۔

پُر وقار شخصیت، پیغمبرانہ انداز، سفید لمبی ڈاڑھی۔ یہ ہیں حضرت مرزا ناصر احمد جن سے آج صبح ہمارے نمائندے نے ملاقات کی۔ اپنے دس مؤدب پیروؤں کی معیت میں آپ نے اپنے نقطہ نگاہ سے اسلام کی توجیہ و تعبیر بیان فرمائی۔ تاہم یہ وہ توجیہہ و تعبیر تھی جسے دنیا میں ایک کروڑ انسان درست تسلیم کرتے ہیں۔ درمیان میں قرآن رکھا ہوا تھا اور وہیں قریب ہی سربراہ اعلیٰ کی مقتدر ہستی تشریف فرما تھی۔ آپ نے مذہبی رواداری اور بنی نوع انسان سے محبت کی بات کی اور عالمی سیاست میں الجھے ہوئے مسلمانوں کی قیادت کا بھی ذکر کیا جنہیں دنیا میں ہر چیز کا فکر ہے اگر نہیں ہے تو قرآن پر عمل پیرا ہونے کا۔ اس وقت دنیا میں جو شیطانی چکر چل رہا ہے آپ کا پیغام جسے آپ یہاں کے لوگوں تک ساتویں بار پہنچانے یہاں آئے ہوئے ہیں اس چکر کو ختم کر کے رکھ دے گا۔ اکہتر سالہ بزرگ شخصیت کے مالک حضرت مرزا ناصر احمد خود اپنے الفاظ کی رو سے محبت اور رواداری کے سفیر ہیں۔ آپ کے نزدیک قرآن کا جو مرکزی پیغام ہے وہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے:-

"یہ ہے وہ مقدس کتاب (قرآن) جو ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہر شخص کا یہ حق ہے کہ اس کی جسمانی، ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں، استعدادوں اور باطنی قوتوں کی بھرپور اور مکمل نشوونما کی جائے"

ریڈیو نے قرآن مجید کے مرکزی پیغام پر مشتمل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ انگریزی الفاظ خود حضور ہی کی آواز میں نشر کئے۔

مزید برآں ریڈیو نے امام مسجد محمود زیورک جناب نسیم مہدی صاحب اور معمر سوئس نو مسلم احمدی جناب احمد و تھوریش کے مختصر انٹرویو نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا۔

پھر سوئٹزرلینڈ کے اخباروں نے حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ شاید ہی کوئی روزنامہ، ہفت روزہ اور ماہوار اخبار یا رسالہ ایسا ہو جس میں خبر شائع نہ ہوئی ہو۔ احمدیہ مشن زیورک کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ۲۳ اخباروں کے تراشے موصول ہو چکے تھے۔ اور ابھی ان علاقوں کے اخباروں کے تراشے موصول ہونے باقی تھے جن کی سرحد فرانس سے ملتی ہے۔ اور جن میں فرانسیسی بولی جاتی ہے۔

(باقی)

ہر صاحب حیثیت احمدی کا فرض ہے اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ مذہب اور اسلام میں ایک بہت بڑا اشتراک

قریبی رشتہ داروں میں شادیاں

(مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود کا یہ دعویٰ تھا کہ گورو نانک جی اسلامی تعلیمات کو اپناتے تھے اور سیدھے سادھے نیک طبع مسلمان تھے گورو نانک جی نے خود بھی اپنے ایک عربی شعر میں اپنے مومن مسلمان ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے۔

"قطعات ہندستان یدعونی لھم
شکراً الالعرش ابتی مومن"
(جیون چرتر گورو نانک دیو)

آج ہم اس سلسلہ میں سکھ مذہب اور اسلام کا ایک اور اشتراک بیان کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہے شادیوں کے بارہ میں تعلیم جہاں تک سکھ مذہب کی مقدس تعلیم کا تعلق ہے اس میں قریبی رشتہ داروں میں شادیاں کرنے یا نہ کرنے سے متعلق کوئی واضح تعلیم نہیں دی گئی۔ شاید اس طرح اس مسئلہ کو مشترکہ رسم و رواج پر چھوڑ دیا گیا ہو تاکہ سکھ لوگ خود موقع محل کے لحاظ سے فیصلے کر سکیں اور پھر ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔ چنانچہ کسی بھی قدیم سے قدیم سکھ کتاب میں سے ایسا کوئی حوالہ یا مثال نہیں ملتی جس سے اس امر کی وضاحت ہو سکے کہ ماموں کی لڑکی چچا کی لڑکی یا پھوپھی اور خالہ کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا ناجائز۔ البتہ سکھوں کی مقدس کتاب دسم گرنتھ سے یہ واضح ہے کہ زمانہ قدیم کے بھارتیوں میں ایسی شادیوں کا عام رواج تھا اور ان دنوں لوگ اپنی پھوپھیوں، خالاؤں، چچوں وغیرہ قریبی رشتہ داروں کی لڑکیوں سے شادی کر لیا کرتے تھے اور وہ ایسی شادیوں کو بہت ہی اعلیٰ تصور کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارجن سے متعلق مرقوم ہے کہ اس نے اپنے ماموں کی لڑکی سبھدرا سے شادی کروائی تھی اور اس شادی کے اصل محرک سری کرشن جی تھے جو کہ سبھدرا کے حقیقی بھائی اور ارجن کے بھی پھوپھی زاد بھائی تھے چنانچہ دسم گرنتھ میں اس شادی کا یوں تذکرہ کیا گیا ہے:۔

"بیاہ سبھدرا کو دین نہ جب ہی مسلی دھر کو سمجھایو
داج دیو بہو پارتھ پیت لے تب ارجن دھام سدھایو"
(دسم گرنتھ ص۵۰۸)

یعنی سری کرشن جی نے بلرام کو جو ان کا بھائی تھا سمجھا بجھا کر اپنی بہن سبھدرا کی شادی اپنے پھوپھی زاد بھائی ارجن سے کر دی اور ارجن سبھدرا کو اپنے گھر لے آیا اور اس سے ازدواجی تعلقات قائم کر لئے۔

سکھ ودوانوں کو بھی یہ مسلّم ہے کہ ارجن سری کرشن جی کا پھوپھی زاد بھائی تھا۔ اور اس کی والدہ کنتی تھی۔ جو کہ سری کرشن جی کے والد ماجد کی بہن تھی چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے۔

"کنتی! متھرا کے راجہ شورسین
کی بیٹی۔ کرشن کی پھوپھی۔
راجہ پانڈو کی رانی اور یدھشٹر
بھیم سین اور ارجن کی ماں۔
(مہا کوش ص۱۰۱)"

الغرض یوگ راج سری کرشن جی کا اپنے ہاتھوں سے اپنی حقیقی ہمشیرہ سبھدرا کی شادی اپنے پھوپھی زاد بھائی ارجن سے کر دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان دنوں ہندوستان میں ایسی شادیوں کا عام رواج تھا اور قریبی رشتہ داروں سے کی گئی ایسی شادیاں ویدک دھرم کی مقدس تعلیم اور ویدک معاشرے کے مطابق تصور کی جاتی تھیں ورنہ سری کرشن جی ایسے بزرگ انسان سے جن کا مقصدِ حیات ہندو نظریوں کے بقول دھرم کا قیام تھا یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنی سبھدرا کی شادی ایک ایسے شخص سے کر دیں گے کہ جس سے بیاہ کرنا ویدک تعلیم اور ہندو معاشرے کے سراسر خلاف ہے اور نہ ہم ارجن سے ہی یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی شادی ایسی عورت سے کرنے پر راضی ہو جائیں گے کہ جس سے شادی کرنا ویدک دھرم کی تعلیم کی رُو سے ممنوع ہے پس حقیقت یہی ہے کہ ان دنوں ماموں زاد بھائی۔ چچا زاد اور خالہ زاد بھائی بہنوں سے شادیاں کرنے کا عام رواج تھا یہی وجہ ہے کہ ارجن سے سبھدرا کی شادی پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور نہ اس کے خلاف کوئی آواز اٹھائی۔ ارجن کے ہاں اپنی اس بیوی سبھدرا کے بطن سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ جس کا نام "ابھی منیو" تھا اور جو بہت ہی بہادر اور دلیر تھا۔ اس نے مہا بھارت کی جنگ میں بہادری کے خوب جوہر دکھلائے تھے اور اپنے مخالف دریودھن کے لڑکے کو دوسرے دن کی لڑائی میں ہلاک کر دیا تھا اور خود بھی اس لڑائی کے چودھویں دن اپنے والد بزرگوار کو کرن کے شدید حملہ سے بچانے کے لئے اپنی جان قربان کر گیا تھا۔ مہاتما کلیان داس جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ

"کرشن جی کی پھوپھی راج دلاری
اجیّن کے راجہ سے بیاہی ہوئی
تھی اور اس کی بیٹی بھدرا کی
شادی کرشن جی سے ہوئی
تھی۔ پھر کرشن جی کے لڑکے
پردمن کا بیاہ اس کے حقیقی
ماموں کی بیٹی (رکماوتی) سے
ہوا تھا۔ (بھاگوت بارواں
سکندھ)
(سچی کھوج حصہ اوّل ص۱۲۸)

مشہور اداسی بزرگ سوامی گنگیشور انند جی نے پرتھوی راج چوہان سے متعلق یہ بات واضح الفاظ میں بیان کی ہے کہ وہ جے چند کی ماں کی بڑی بہن کا بیٹا تھا یعنی کہ پرتھوی راج اور جے چند دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔ ایک موقع پر جے چند نے اپنی بیٹی سنجوگتا کی شادی کے لئے سویمبر رچایا اس نے تمام ہندوستان کے راجے مہاراجے اس میں مدعو کئے لیکن پرتھوی راج کو اس میں شمولیت کی دعوت نہ دی گئی البتہ اس کی تضحیک اور توہین کرنے کے خیال سے اس کا پیتل کا بت بنوا کر راج بھون کے دروازہ پر کھڑا کر دیا لیکن ہوا کیا؟ وہ سوامی گنگیشورانند کے الفاظ میں پڑھیے

"سویمبر کے وقت سنجوگتا پھولوں کا ہار لئے راج سبھا میں پہنچی وہ سویمبر سے پہلے ہی پرتھوی راج کی بہادری کے قصے سن کر اس کی فریفتہ ہو چکی تھی اس سنجوگتا نے پرتھوی راج کے پیتل کے بت کے گلے میں (جے مالا) پھولوں کا ہار ڈال دیا۔"
(شروتی منی چرتامرت پرواہ ۲ ترنگ ۲ ص۱۱۵)

سوامی جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"یہ واضح ہے کہ پرتھوی راج
جے چند کی خالہ کے بیٹے تھے۔
اس طرح سنجوگتا پرتھوی راج
کی بھتیجی تھی۔"
(شروتی منی چرتامرت پرواہ ۲ ترنگ ۲ ص۱۱۵)

اس سے یہ امر واضح ہے کہ زمانہ قدیم کے بھارتی ایسی قریبی رشتہ داروں کی شادیوں کے قائل تھے اور ان شادیوں کا ان میں عام رواج تھا۔ ورنہ جے چند کا اپنی بیٹی سنجوگتا کے سویمبر کے وقت پرتھوی راج کو دعوت دینے یا نہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا اور نہ جے چند اس کا پیتل کا بت بنوا کر اپنے راج بھون کے دروازہ پر کھڑا کرتا۔ نیز راج گھرانہ کی تعلیم یافتہ اور باسلیقہ شہزادی سنجوگتا کو بھی اس کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ پرتھوی راج سے اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں کیونکہ اس کے بزرگوار والد جے چند پرتھوی راج کے خالہ کے لڑکے تھے اور اس لحاظ سے سنجوگتا پرتھوی راج کی بھتیجی تھی۔ اور وہ اس کے رشتہ میں چچا تھے گو حقیقی چچا نہ تھے اس لئے پرتھوی راج سے اس کی شادی ویدک تعلیم کے سراسر خلاف ہوگی اور ویدک معاشرہ بھی اس شادی کو پسند نہ کریگا۔ پس اگر یہ شادی ویدک تعلیم کے خلاف ہوتی اور ویدک معاشرے میں اس کا رواج نہ ہوتا تو سنجوگتا کبھی بھی پرتھوی راج کے بت کو پھولوں کا ہار پہنا کر اپنا خاوند تسلیم کرنے کا اعلان نہ کرتی۔ پس اس سے یہی ثابت ہے کہ اس زمانہ میں ایسی شادیوں کا عام رواج تھا۔ اسی لئے سنجوگتا نے اپنے رشتہ کے چچا پرتھوی راج کو اپنا خاوند بنانا تسلیم کیا۔ سویمبر رچانے والی ہندو دیویوں کو اس بات کا بخوبی علم ہوا کرتا تھا کہ ان کی شادی کن مردوں سے ہو سکتی ہے اور کن سے نہیں۔ تمام ویدک لٹریچر میں سے ایسی کوئی مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی کہ کبھی کسی ہندو دیوی نے اپنے سویمبر کے وقت غلطی سے اپنے کسی بھائی۔ باپ یا کسی ایسے رشتہ دار کے گلے میں پھولوں کا ہار (جے مالا) ڈال کر اسے اپنا خاوند تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہو جس سے اس کی شادی ویدک تعلیم کی رُو سے ناجائز ہو۔ پس سنجوگتا نے جو کچھ بھی کیا اسے غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وہ خوب جانتی تھی کہ ایسے رشتہ داروں سے شادیاں ویدک دھرم کی مقدس تعلیم کا

حصہ میں اور جائز ہیں۔ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"پرتھوی راج اس (جے چند)
کی بیٹی (سنجوگتا) کو چھین کر لے گیا
تھا"

(مہان کوش ص۳۸۱)

گویا کہ سنجوگتا نے پرتھوی راج کا انتخاب اپنے سوئمبر کے وقت خود نہیں کیا تھا بلکہ پرتھوی راج اسے طاقت کے زور پر اٹھا کر لے گیا تھا۔ یہ ایک ناممکن بات ہوگی کہ ایک ہندو راجہ پرتھوی راج اپنی خالہ کے لڑکے کی بیٹی زبردستی اٹھا کر لے جائے وہ تو رشتے میں اس کی بھتیجی تھی سوامی گنگیشور آنند نے تو اس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب سنجوگتا نے پرتھوی راج کے بت کو ہار پہنا کر پرتھوی راج کو اپنا خاوند تسلیم کرنے کا اعلان کیا تو اس کے باپ نے اسے ناپسند کیا اور اس نے سنجوگتا کو مجبور کیا کہ وہ دوبارہ اپنے نئے خاوند کا انتخاب کرلے۔ اس پر وہ (سنجوگتا) پھر اٹھی اور اس نے پھولوں کا ہار دوبارہ پرتھوی راج کے بت کو پہنا دیا۔

(ملاحظہ ہو شروت سنی جیتا مرت پرواہ ۶ ترنگ ص۱۱۵)

اب قابل غور امر یہ ہے کہ اگر سنجوگتا کا اپنے رشتے میں چچا پرتھوی راج کو اپنے لئے خاوند منتخب کرنا ویدک تعلیم کے خلاف تھا تو وہاں شور مچ جانا چاہیئے تھا کہ یہ کیسی شادی ہو رہی ہے جو ویدک تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ بھارت کے کونے کونے سے آئے ہوئے راجاؤں کو سانپ ہی سونگھ گیا وہ ایک لفظ بھی نہ بول سکے اور جے چند کو بھی یہ اعلان کر دینا چاہیئے تھا کہ سنجوگتا نے جسے اپنے لئے خاوند چنا ہے اس سے سنجوگتا کی شادی ویدک تعلیم کے خلاف ہے اس لئے یہ شادی نہیں ہو سکتی۔

الغرض اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ان دنوں ایسی شادیاں ہوا کرتی تھیں اور بھارتی ہندوان شادیوں کو جائز اور ویدک تعلیم کے مطابق تصور کیا کرتے تھے۔ اس لئے کسی بھی راجہ نے اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔

یاد رہے کہ ایسی شادیاں جو سوئمبر رچا کر کی جائیں۔ سکھ دھرم میں بھی جائز تسلیم کی جاتی ہیں۔ چنانچہ سکھ ودوانوں نے بیان کیا ہے کہ سکھ مذہب میں شادی تین قسم کی ہے۔

اول:۔ سوئمبر۔ لڑکی خود اپنے لئے خاوند منتخب کرکے اس سے شادی کروالے

دوم:۔ ماں باپ لڑکی کا رشتہ خود طے کریں۔

سوم:۔ تیسری شادی بیوگان کی دوبارہ شادی ہے۔

(ملاحظہ ہو سکھ قانون ص۲۵۵)

الغرض پرتھوی راج نے اپنے خالہ زاد بھائی کی لڑکی سنجوگتا سے سوئمبر کے ذریعہ شادی کروائی تھی اور سنجوگتا نے خود اپنی خوشی سے اسے اپنے لئے خاوند پسند کیا تھا۔ طاقت کے زور سے اس نے سنجوگتا کو نہیں چھینا تھا اور یہ سوئمبر بیاہ سکھ مذہب کی رُو سے بھی جائز ہیں۔ ناجائز نہیں۔ ایک اور سکھ ودوان نے اسی تعلق میں یہ بیان کیا ہے:۔

"مہا بھارت کے زمانہ میں
پھوپھی کی لڑکی سے بھی شادی
کا رواج تھا۔ سری کرشن جی
کی ہمشیرہ سبھدرا کا ارجن سے
بیاہ ہونا اور ابھی مینوں
کا اپنے ماموں کی لڑکی سے
شادی ہونا بھی اس بات
کا ثبوت ہے......
پرتھوی راج چوہان۔ اپنی
خالہ کے بیٹے جے چند کی لڑکی
سنجوگتا سے سوئمبر بیاہ
کیا تھا۔"

(مالوا تہاس حصہ اول ص۲۰)

ایک مرتبہ دلّی سے شائع ہونے والے مشہور سکھ اخبار "شیر پنجاب" نے یہ شائع کیا تھا کہ جنوبی ہند کے ہندوؤں میں اب بھی نزدیکی رشتہ داروں میں شادیاں کرنے کا عام رواج ہے جیسا کہ اس کا بیان ہے:۔

"پنجاب اور شمالی ہند میں
ماموں زاد۔ چچا زاد بہنوں
سے شادی ممنوع ہے۔
لیکن ایسی شادیاں جنوبی
ہند میں بہت اہم سمجھی جاتی
ہیں۔"

(شیر پنجاب دہلی ۱۹ اپریل ۱۹۵۳ء)

اس کے علاوہ رسالہ "پریت لڑی" نے ایک مرتبہ یہ شائع کیا تھا۔

"ہندوؤں میں اب بھی ملحوظ
پھوپھی اور خالہ کی اولاد
کئی علاقوں میں شادی کرتی
ہے"

(رسالہ پریت لڑی دسمبر ۱۹۵۳ء)

اور بھی متعدد ودوانوں نے بیان کیا ہے کہ زمانہ قدیم سے ہندوؤں میں نزدیکی رشتے داروں کی شادیاں ہوتی چلی آرہی ہیں اور ان میں پھوپھی زاد خالہ زاد۔ چچا زاد اور ماموں زاد بھائیوں اور بہنوں کی شادیاں جائز تسلیم کی جاتی رہی ہیں۔

(ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ ص۲۱۸ گورمت مارتنڈ حصہ اوّل ص۱۶۷۔ مہان کوش ص۱۰۱۱ پنجابی کاش نواسی ۲۷۔ رسالہ گورمت امرتسر اگست ۱۹۵۶ء نیچے سکت ص۳۲)

پارسیوں میں بھی نزدیکی رشتہ داروں میں شادیاں جائز تصور کی جاتی رہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے۔

"متعدد پارسی ہندوؤں کے
ہاتھ سے پانی نہیں پیتے
...... چچا کی بیٹی سے
شادی کر لیتے ہیں۔"

(بھارت مت درپن ص۲۰۹)

ایک اور سکھ ودوان نے "نزدیکی رشتہ داروں میں شادیاں" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے

"پورے زمانے اور تاریخ
سے ثابت ہے کہ پہلے تایوں
چچوں اور پھوپھیوں کی
اولاد میں بھی باہمی شادیاں
ہو جایا کرتی تھیں۔ جیسا کہ
سری کرشن جی اور ارجن
میں رشتہ آپس میں بہت
قریب تھا۔ ارجن کرشن جی
کا پھوپھی زاد بھائی بھی تھا
اور بہنوئی بھی۔ مہا بھارت
کے دور میں اکثر رشتے
آپس میں ہی ہوا کرتے
تھے......
اگر تحقیق اور چھان بین
کرکے فیصلہ کیا جائے تو
یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سکھوں
کی ترقی یا بالیدگی کے رُک
جانے کا اصل سبب رشتوں
ناطوں کا محدود اور تنگ
دائرہ ہے۔ پھر نزدیکی رشتوں سے
خوف کیسا؟"

(گورمت امرتسر اگست ۱۹۵۶ء)

ایک اور سکھ ودوان سنت دیال سنگھ جی بیان کرتے ہیں۔ کہ

"موجودہ زمانہ کے سکھ ارجن
(سری کرشن جی کے پھوپھی زاد
بھائی) کی شادی سبھدرا
(سری کرشن جی کی حقیقی
بہن) سے ہونا مدّنظر رکھ
کر گورمت میں بھی جاتی
بھید کو مٹانا چاہتے ہیں"

(بابا نانک دانرمل پنتھ ص۸)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

"شاہ پور اور خوشاب کے
علاقہ میں سکھوں سیوکوں
کی شادیاں قریبی رشتہ داروں
میں عام ہوتی ہیں اور دھنی
پوٹھوہار ضلع گجرات میں تو
ایسے رشتے غریبوں کی عزت
کا باعث بنتے ہیں"

(بابا نانک دانرمل پنتھ ص۷)

یہ ان دنوں کی بات ہے جب کہ ابھی پاکستان وجود میں نہیں آیا تھا اور ان علاقوں میں سکھ آباد تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ادھر سے سب سکھ بھارت چل دیئے ہیں۔ ان علاقوں کے سکھوں میں قریبی رشتہ داریوں کا رواج اصل میں اسلام کے زیر اثر تھا۔ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے۔

"تمام مسلمان صرف دودھ
چھوڑ کر آپس میں رشتے
ناطے کر لیتے ہیں۔ ان کو
ایسی قریبی رشتہ داریوں نے
کسی قسم کا نقصان پہنچانے
کی بجائے بہت فائدہ دیا ہے"

(رسالہ گورمت امرتسر اگست ۱۹۵۶ء)

یعنی

"مسلمانوں کی ترقی کا اصل باعث
یہی ہے کہ وہ دودھ چھوڑ کر
شادیاں کرتے ہیں۔ سکھوں
کو ہندوؤں نے دیا کیا ہے؟"

(سکھ قانون ص۲۱۶)

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کی ترقی کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ ان میں قریبی رشتوں کا رواج ہے اور چچا زاد۔ ماموں زاد۔ خالہ زاد اور پھوپھی زاد بھائی بہنوں میں شادیاں ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے وہ کئی بار بڑی بڑی مشکلات میں پھنسنے سے بھی بچ جاتے ہیں اور ان کے باہمی تعلقات بھی مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ زمانہ قدیم کے بھارتی بھی اس کے مطابق عمل کیا کرتے تھے اور ان میں بھی چچا زاد۔ خالہ زاد پھوپھی زاد اور ماموں زاد بھائی بہنوں کی شادیوں کا عام رواج تھا۔ چنانچہ یوگ راج کرشن ایسے بزرگ بھی ان قریبی رشتوں کو بہت پسند کرتے تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنی شادی اپنی پھوپھی کی لڑکی سبھدرا سے کروائی تھی اور اپنے بیٹے پردمن کا بیاہ اس کے حقیقی ماموں کی بیٹی سے کیا تھا۔ نیز انہوں نے اپنے پھوپھی زاد بھائی ارجن کو اپنی بہن سبھدرا کا رشتہ دیدیا تھا۔ باقی ص۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیٰ کی قربانیاں

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب سابق مبلغ تنزانیہ)

قرآنِ مجید میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر) پس تو دعا کر اپنے رب سے اور قربانی کر کا حکم ہے یوں تو صدقات کی شکل میں کسی وقت بھی جانور ذبح کر کے قربانی دی جاسکتی ہے لیکن اس بڑی عید کے نام کے ساتھ جانوروں کی قربانی کا تعلق ہے اس کا نام یوم الاضحیٰ اور یوم النحر رکھا گیا ہے اور دونوں کا مطلب قربانیوں کی عید کا دن ہے یعنی اس عید کے موقع پر عید الفطر کی طرح صدقۃ الفطر نہیں رکھا گیا بلکہ صاحب استطاعت کے لئے یہ حکم رکھا گیا ہے کہ وہ جانور کی قربانی دیں۔

عیدالاضحیٰ ہجرت کے دوسرے سال سے شروع ہوئی اور اس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نو یا دس بڑی عیدیں آئیں جن پر آپؐ نے اپنی طرف سے اپنے اہلِ خاندان کی طرف سے اور اپنی امت کی طرف سے بھی قربانیاں دیں حضور نے بڑے اہتمام سے قربانی کا سلسلہ اپنی زندگی میں جاری رکھا اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک فرماتے رہے۔

عید کی قربانی کا وقت

یوم النحر کی قربان کے لئے ضروری ہے کہ عید کی نماز کے بعد ذبح کی جائے اگر عید کی نماز سے قبل جانور ذبح کر دیا جائے تو وہ عیدالاضحیٰ کی قربانی نہیں کہلائے گی اس عید کی قربانی کے لئے لازمی ہے کہ نماز عید کی ادائیگی کے بعد وہ جانور ذبح کئے جائیں جو قربانی کے لئے رکھے ہوئے ہوں حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب ایسے واقعہ کی اطلاع حضور کو ملی کہ جانور نمازِ عید سے قبل ذبح ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا وہ گوشت ہے اس کو کھا لیں لیکن عید کی قربانی نہیں ہے اگر اسے توفیق ہے تو وہ اب دوبارہ نماز عید کے بعد جانور ذبح کرے (بخاری کتاب الاضاحی)

قربانی کی سنت۔ یہی ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے یعنی عید کے بعد ہی جانور ذبح کئے گئے پہلے ذبح کئے ہوئے جانور عیدالاضحیٰ کی قربانی نہیں کہلائیں گے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا

"مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ"

(بخاری جلد اول باب سنۃ الاضحیۃ صفحہ ۸۳۲ جلد دوم)

یعنی جس نے نماز سے قبل ذبح کیا اس نے اپنے نفس کے لئے ایسا کیا لیکن جس نے نماز کے بعد ذبح کیا پس اس نے قربانی کو مکمل کیا

غلط فہمی کا ازالہ:۔

عربی زبان میں الاَضحیٰ دو الگ الگ لفظ ہیں اگر عِیْدُ الْاَضْحٰی کہا جائے تو اس کا مطلب ہوگا "قربانیوں کی عید" لیکن اگر اَضحیٰ کے بجائے ضُحٰی کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس کے معنے "صبح کے وقت کی عید" ہوں گے اور اس سے عید کا یہ نام رکھنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ یوم النحر یا عِیْدُ الْاَضْحٰی صحیح نام ہیں لیکن عِیْدُ الضُّحٰی کہنا درست نہیں ہے۔

دوسرے عید کی قربانی صاحب استطاعت کے لئے لازمی ہے لیکن کوئی صاحب استطاعت نہ ہو تو اس کے لئے یہ لازمی نہیں ہے اور نہ ادھار لے کر جانور خرید کر قربانی دی جائے بلکہ استطاعت نہ ہونے کی صورت میں قربانی دی ہی نہ جائے۔ لیکن اگر استطاعت ہونے کے باوجود قربانی دینے سے گریز کی جائے تو یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا موجب ہے حضورؐ نے فرمایا:۔

مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

"یعنی جس کو قربانی کرنے کی استطاعت ہے اور اس نے قربانی نہیں کی تو اس کو اس سے کیا تعلق ہے کہ ہماری عیدگاہ میں آکر نماز ادا کرے"

خدا تعالےٰ نے جس کو طاقت دی ہوئی ہے وہ اس کارِ خیر میں ضرور حصہ لے۔ جانور قربانی دے اس کا گوشت خود بھی کھائے اپنے رشتہ داروں کو بھی کھلائے اپنے ہمسایوں کو بھی کھلائے اور مساکین کو بھی ان کا حق ادا کرے۔

عید کے موقعہ پر قربانی جانور کی ہی ہوگی۔ اس کی جگہ یا اس کے بدلے میں اگر رقم صدقہ دے دی جائے تو قربانی کا بدل نہیں ہوگا بلکہ صدقہ اپنی جگہ ہے اور قربانی اپنی جگہ ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:۔

"قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے مسکین خنڈر میں دینے سے نہیں ہوسکتی۔ اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کر دو اگر کم ہے اور زیادہ کی توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں ہے"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۱)

قربانی کے جانور کی شرائط

اللہ تعالےٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پارہ ۴) کہ تم حقیقی اور اعلیٰ نیکی نہیں پا سکتے جب تک اس میں سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جس کو تم خود بھی پسند کرتے ہو۔ جانوروں کی قربانی کے لئے بھی اسی قسم کی شرائط رکھی گئی ہیں کہ وہ جانور ایسے ہوں جو ظاہری نظر میں بھی پسند آنے والے ہوں۔ ایسے جانور نہ ہوں جن میں کسی قسم کی کراہت کا پہلو ہو کان، آنکھ، ٹانگ وغیرہ کی خرابی نہ ہو، تندرست ہو بیمار نہ ہو۔ بالکل بچہ نہ ہو اور نہ ہی دودھ دینے والا جانور ہو اور وہ اپنے بچے کو دودھ پلا رہا ہو کیونکہ اس طرح جانوروں کی افزائش میں فرق پڑتا ہے حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ کے الفاظ استعمال کر کے اسی بات سے ہوشیار کیا ہے کہ خبردار ایسے جانور قربانی کے لئے پیش نہ کرنا جو دودھ دینے والے ہوں۔

عمر کے تعیین کے لئے کہ اس کی عمر کتنی ہونی چاہیئے عام طور پر جو خیال پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ دنبہ چھ ماہ کا، بکرا ایک سال کا اور گائے دو سال سے زیادہ ہو اور زمیندارہ حساب ہے یہ کہ جب وہ دوندی ہو جائے یعنی سامنے کے دو دانت نکل آئیں اسی وقت قربانی کے لئے پیش کی جاسکتی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بعض چھوٹی عمر کے جانور بھی پیش کئے گئے جو عمر میں چھوٹے تھے لیکن صحت مند تھے اور خوب موٹے تازے تھے حضورؐ نے انہیں ان کی قربانی دینے کی اجازت دی یعنی اگر اچھی دیکھ بھال کی جائے تو موٹے تازے ہونے سے وہ جلدی جسم حاصل کر لیتے ہیں اور قربانی دینے کے لائق ہوسکتے ہیں لیکن اس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے کہ دنبہ چھ ماہ سے زیادہ کا بھی ہو جائے لیکن خوراک نہ ملنے کی وجہ سے کمزور و ناتواں ہو اس صورت

یا دہ موٹا تازہ دنبہ جو چھوٹی عمر کا ہو قربانی کے زیادہ مناسب ہوگا۔ بہرحال قربانی کے جانور کو خوب موٹا کرنا چاہیئے اور خوراک دینی چاہیئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہ عام دستور تھا اور فخریہ طور پر قربانی کے جانور کو موٹا کر کے رکھا جاتا تھا۔ جب خدا کی راہ میں قربانی دینی ہے تو صحت مند اور ہر ظاہری عیب سے پاک جانور کو ہی قربان کرنا چاہیئے تا کھانے والوں کی صحت پر بھی بہتر اثر پڑے۔

ضروری امور کی وضاحت

قربانی اپنی طرف سے، خاندان کی طرف، اور بزرگوں کی طرف سے بھی دے سکتے ہیں دنبہ یا بکرا پورے خاندان کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے گائے کی قربانی میں سات حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں۔ گائے سات آدمی مل کر خرید لیں اور ان سب کی طرف سے یہ قربانی سمجھی جائیگی۔

قربانی ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے اور اسی کی بڑائی بیان کی جاتی ہے یعنی

بسم اللہ اللہ اکبر

پڑھا جاتا ہے بہتر یہ ہے جو قربانی دینا چاہتا ہے وہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے

چاقو چھری تیز ہونا چاہیئے کند ہونے کی صورت میں جانور کو تکلیف ہوگی اور وہ زیادہ دیر تک تڑپتا رہے گا تیز چھری ہونا لازمی ہے تا فوری طور پر جانور ذبح کیا جا سکے۔

یوم النحر کے موقع پر جانور ذبح کیئے جاتے ہیں اسی لیے اس ظاہری مثال کی مناسبت سے ہمیں ان تمام خلاف شریعت امور پر اپنے ہاتھ سے چھری پھیر دینی چاہیئے جو راسخ ہو چکے ہیں اور ان تمام غیر پسندیدہ باتوں کو چھوڑ دینے کا عہد کرنا چاہیئے جو حقوق اللہ یا حقوق العباد کے ادا کرنے میں رکاوٹ ثابت ہو رہے ہوں

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک عیدالاضحیٰ کے مبارک ایام میں اپنی برکات خاص سے نوازے۔ آمین

(بتوسط
نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

جلسہ سالانہ

کے انتظامات شروع ہیں۔ احباب ازراہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد)

"قائدین لاہور ڈویژن متوجہ ہوں"

مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ دارالذکر ۱۱۵/۸ علامہ اقبال روڈ لاہور میں معیار خاص کا تقریری مقابلہ ہوگا عنوان "شان مہدی علیہ السلام" ہے وقت ۸ تا ۱۰ منٹ ہوگا ہر ایک ضلع اپنے اپنے ضلع سے خدام مقابلہ کے لیے بھجوائیں تا کہ سالانہ اجتماع مرکزیہ میں لاہور ڈویژن کی نمائندگی ہو سکے۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنات سالانہ اجتماع کے متعلق مندرجہ ذیل امور نوٹ کر لیں۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ ہر دو کا اجتماع نماز جمعہ کے بعد ۷ر نومبر کو شروع ہوگا۔ لجنہ اماء اللہ کا ۲-۳۰ بجے لجنہ کے گراؤنڈ میں اور ناصرات الاحمدیہ کا ۔۔ ۳ بجے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں۔ بچیاں وقت پر ہال میں پہنچ جائیں۔ ان کے اجتماع کے افتتاح کے بعد لجنہ کے اجتماع کا افتتاح ہوگا۔ بچیوں کے اجتماع میں صرف ناصرات کو ہی جانے کی اجازت ہوگی داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔

۲۔ اس دفعہ نمائندگان کے علاوہ بھی ایک ٹکٹ جاری کیا گیا ہے جو مقام اجتماع میں داخلہ کا ٹکٹ ہے جو بہنیں نمائندہ نہیں وہ بھی داخلہ کا ٹکٹ لیں ربوہ کی خواتین ایک ہفتہ قبل اپنا ٹکٹ حاصل کر لیں۔

۳۔ سالانہ رپورٹیں ۱۵ر اکتوبر تک بھجوا دیں۔

۴۔ انعامی مقالے صدر مقامی کی تصدیق کے ساتھ ۲۰ر اکتوبر تک بھجوا دیں۔

۵۔ شوریٰ کی تجاویز جلد سے جلد بھجوائیں۔

۶۔ مقابلوں میں شامل ہونے والیوں کے نام یکم نومبر تک بھجوا دیں۔

۷۔ بیرون ربوہ سے آنیوالی غیر نمائندہ خواتین اپنی صدر یا امیر مقامی کی تصدیق ساتھ لائیں۔

۸۔ رہائش ۔۔۔ مہمان خانہ مستورات میں ہوگا۔

۹۔ مشاعرہ کے لیے نظموں یا غزلوں کی ایک نقل پہلے بھجوانی ہوگی پرانی نظمیں جو پہلے سے شائع ہو چکی ہیں یا پڑھی جا چکی ہیں وہ مقابلہ میں شامل نہیں کی جائینگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دورہ ملتان و بہاولپور

مکرم ناظم صاحب مجلس انصار اللہ ضلع ملتان نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دورہ ملتان مورخہ ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کی رپورٹ بھجوائی ہے جس میں تحریر کیا ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتان اور چک ۲۶۶/ڈبلیو بی، لودھراں اور بہاولپور میں مجالس انصار اللہ کے زیر اہتمام مختلف تقاریب میں شمولیت فرمائی ہر سہ مقامات پر منعقدہ مجالس مذاکرہ میں مختلف خیالات و مسالک سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے جو احباب کے ازدیاد علم و ایمان کا موجب ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

یک روزہ سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ

مبارک آباد اور بشیر آباد کی ناصرات کا سالانہ اجتماع ۱۱ر ستمبر ۸۰ء کو منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح مبارک آباد کی صدر صاحبہ محترمہ رسول بیگم نے کیا اس اجتماع میں تلاوت، نظم اور تقریری مقابلوں کے علاوہ لمبی چھلانگ، رسی ریس، بلینڈنگ دوڑ، لنگڑا دوڑ، تین ٹانگوں کی دوڑ، سیب کھانے والی کھیلیں ہوئیں ان مقابلوں میں ناصرات کے دونوں گروپوں نے حصہ لیا اس اجتماع میں غیر از جماعت لڑکیوں نے بھی بڑے شوق اور جذبے کے ساتھ حصہ لیا۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے ان ماؤں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اجتماع میں شامل ہو کر اپنی بچیوں کی حوصلہ افزائی کی اور ہر مقابلہ میں اول اور دوم آنیوالی بچیوں میں انعامات تقسیم کیے گئے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع ختم ہوا۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مبارک آباد سندھ)

دعائے مغفرت

ہماری مجلس کے ایک معمر اور بزرگ ممبر مکرم لال دین صاحب نلکی گر ولد دین محمد صاحب ۷ر اکتوبر کو ۸½ بجے شام ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں بعمر قریباً ۸۳ سال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کا پہلا وطن شہر سیالکوٹ تھا جہاں سے آپ قیام پاکستان سے کئی سال قبل قادیان ہجرت کر گئے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں رہائش پذیر ہو گئے مرحوم باوجود عمر رسیدہ ہونے کے بہت محنتی واقع ہوئے تھے۔ مرض الموت تک محنت کا کام کرتے رہے اولاد پر بوجھ نہیں بنے۔ قریباً اڑھائی ماہ صاحب فراش رہے ۸ر اکتوبر کو بعد نماز عصر مسجد المہدی گولبازار کے قریب میدان میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر فاضل نے دعا کرائی

مرحوم نے سوگوار بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں دو لڑکے اور ایک لڑکی ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(سلطان احمد سرکوٹی زعیم مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی ربوہ)

مطالعہ کتب

خدام ماہ اکتوبر میں کتاب لیکچر سیالکوٹ کا اور ماہ نومبر میں کتاب جنگ مقدس کا مطالعہ کریں یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۲

اشتراک

اور ارجن نے اپنے ماموں کی بیٹی کو خوشی سے اپنی زوجیت میں لے لیا تھا اور اس کے بطن سے اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی تھی اگر سکھ لوگ اسی نسخہ پر عمل کریں تو ان کی ترقی بھی ہو سکتی ہے اور ان کی تعداد بھی بڑھ سکتی ہے اسی بات کے پیش نظر اب سکھ ودوانوں کی طرف سے ایسی آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئی ہیں کہ خاص خاص رشتوں کو چھوڑ کر عام رشتہ داروں سے بیاہ شروع کر دینے چاہئیں چنانچہ ان کی طرف سے کہا گیا ہے صرف مندرجہ ذیل عورتوں سے ہی شادیاں ممنوع قرار دی جائیں دادی ۔ نانی ۔ ماں ۔ خالہ ۔ ممانی ۔ پھوپھی ۔ تائی ۔ چچی ۔ ساس ۔ بیٹی ۔ بھانجی ۔ دوہتی ۔ بھتیجی ۔ پوتی وغیرہ خاص رشتہ چھوڑ کر اور تمام عورتوں سے ان کی خوبیاں ۔ سلیقہ اور عمر دیکھ کر آئندہ یا پھر آئندہ بیاہنا چاہیے ۔ سکھ قانون صفحہ ۲۶۰

یعنی انسانی تہذیب کے لحاظ سے رشتوں میں دادی نانی ۔ ماں ۔ خالہ ۔ پھوپھی ۔ چچی ۔ تائی ۔ ممانی ۔ بیٹی بہو بھانجی ۔ بھتیجی ۔ دوہتی ۔ پوتی بہن ۔ ساس وغیرہ خاص خاص قریبی رشتے چھوڑ کر باقی سب سے اہلیت کے مطابق رشتہ کر لینے میں کیا نقص ہے ۔" رسالہ گورمت امرتسر اگست ۱۹۵۶ء

ایک دفعہ مرتبہ پنج خالصہ دیوان ڈیہ پنج کھنڈ کے سامنے بھی یہ سوال آیا تھا اور اسی سلسلہ میں ایک گورمت بھی پاس کیا گیا تھا جیسا کہ مرقوم ہے

" اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خالصہ خاندانوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے ان میں قریب سے قریب اور دور سے دور کے خالصہ بھائی چارک تعلقات بھی ہوں گے ۔ تب ایسی حالت میں کس کس لڑکی یا عورت سے شادیاں ممنوع ہوں گی اس پر غور کرنے کے بعد یہ جواب سامنے آتا ہے کہ دادی ۔ نانی ماں ۔ خالہ ۔ پھوپھی تائی چچی ۔ ممانی ۔ بیٹی بہو ۔ بھانجی دوہتی پوتی اور بہن کو چھوڑ کر باقی سب سے ان کی خوبیاں سبھاؤ اور عمر کے مطابق اہلیت دیکھ کر آئندہ یا دوسری شادی کر لینی چاہیئے

(گورمت پرکاش ۱۹۵۹ء)

دیوان نے اسی سلسلہ میں اپنا فیصلہ کر کے اس کی تصدیق یوں کر دی ۔ " فیصلہ نمبر ۱۹

دیوان نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا کہ گورمت میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ درست ہے ان رشتوں کو چھوڑ کر ان تمام مستورات سے ان کے گن سبھاؤ اور عمر وغیرہ کے لحاظ سے شادیاں کی جا سکتی ہیں یا دوسرے بیاہ بھی (گورمت پرکاش صفحہ ۲۰)

جب پنج خالصہ دیوان کا یہ فیصلہ ہماری نظروں سے گذرا تو ہمیں بہت خوشی ہوئی کیونکہ اس میں جو کہ بیان کیا گیا ہے اسی سے اسلام کے بیان کردہ اصل کی تائید ہوتی ہے قرآن شریف میں اسی سے متعلق ہدایت کی گئی ہے

" تمہاری مائیں ۔ تمہاری پوتیاں اور تمہاری بیٹیاں ۔ اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں ۔ اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور تمہاری (رضاعی) مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری وہ سوتیلی لڑکیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم خلوت کر چکے ہو اور وہ تمہارے گھروں میں پلتی ہوں تم پر حرام کی گئی ہیں لیکن اگر تم نے ان (ماؤں) سے خلوت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں اور (اسی طرح) تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہوں (تم پر حرام ہیں) اور یہ (بھی) کہ تم دو بہنوں کو (اپنے نکاح میں) جمع کرو سوائے اس کے جو گذر گیا (سو گذر گیا) اللہ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے "

(ترجمہ از تفسیر صغیر صفحہ ۱۶۷ - ۱۶۸)

اس سے واضح ہے کہ ہم سب مسلمان قرآن شریف کی تعلیم کی بناء پر جن مستورات سے نکاح ناجائز اور نامناسب سمجھتے ہیں تقریباً انہی مستورات کا ذکر سکھ ودوانوں نے بھی کیا ہے اور ان سے شادی ناجائز قرار دی ہے یہ تمام عورتیں ہمارے لیے قابل عزت اور قابل احترام ہیں اخلاقی لحاظ سے بھی ان سے شادی ناپسندیدہ ہے اگر سکھ دوست تھوڑی سی اور ہمت کریں اور جن مستورات کی فہرست انہوں نے پیش کی ہے اس میں ان عورتوں کو بھی شامل کر لیں جن سے کہ قرآن شریف میں شادی حرام قرار دی گئی ہے مثلاً رضاعی مائیں اور رضاعی بہنیں وغیرہ تو ان کا اسلام سے بہت گہرا تعلق اور رابطہ پیدا ہو جائیگا جو سکھوں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنیکا بھی بہت بڑا ذریعہ بن جائے گا اچھی بات جہاں سے بھی ملے اسے لے لینا انسانیت کا اولین فرض اور تقاضا ہے ۔

دو تعلیمی وظائف
برائے طالبات

وظائف " نصرت جہاں " اور " نواب مبارکہ بیگم " کا امتحان اجتماع پر لیا جائیگا ان دونوں کا نصاب الفضل اور مصباح میں شائع ہو چکا ہے طالبات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں

ہر دو وظائف بالترتیب ۵۰/ روپے اور ۲۰/ روپے ماہوار ہیں ۔

سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا یک روزہ
سالانہ تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا یک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں منعقد ہوا۔

اجلاس اول زیر صدارت محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا تلاوت عہد اور نظم خوانی کے بعد محترم مرزا غلام احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف نہایت پر اثر انداز میں توجہ دلائی بعد میں تلاوت ۔ نظم ۔ اذان اور تقاریر کے مقابلے ہوئے

ان مقابلوں کے بعد نماز و طعام کا وقفہ ہوا ۔ نماز جمعہ مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب نے پڑھائی نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقسیم انعامات کے بعد خدام سے خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لیے خدام کو تیاری کی تلقین فرمائی اسی طرح حضور ایدہ اللہ کے عظیم تعلیمی منصوبہ اور تحریکات پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی عہد اور دعا کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا اس اجلاس کے بعد رسہ کشی ۔ کبڈی اور والی بال کے دلچسپ مقابلے ہوئے ان مقابلوں کے بعد صدر محترم نے میدان عمل میں ہی انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی دعا کرائی اور اس طرح یہ اجتماع جس میں ۵۱ مجالس کے ۴۵۰ خدام اور ۱۰۰ انصار شامل ہوئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔"

(قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورہ جماعتہائے ضلع سرگودہا

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی معیت میں ضلع سرگودہا کی حسب ذیل تین جماعتوں میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول بھی تشریف لے گئے اور رشد و ہدایت کے پروگرام کے علاوہ تحریک جدید کے [illegible] سال کی طرف بھی ان جماعتوں کو توجہ دلائی گئی

دودہ ۔ چک ۱۷/۲ جنوبی ۔ چک ۳۵/۳ جنوبی

ان تینوں جماعتوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات بذریعہ قیام مساجد ۔ طبی مراکز تعلیمی اداروں اور تقسیم تراجم قرآن مجید و لٹریچر وغیرہ پر سلائیڈز کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی ۔ غیر از جماعت احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور بہت متاثر ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ممالک بیرون کے دوروں کے ایمان پرور مناظر سے جملہ حاضرین بہت محظوظ ہوئے ناظم ضلع انصار اللہ اور قائد ضلع خدام الاحمدیہ کا تعاون اس دورہ میں بدستور حاصل رہا جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

بفضل خدا ہر جماعت نے اپنے امام عالیمقام کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ پورا کرنے کے لیے اپنے سابقہ وعدوں میں کم از کم بیس فیصد اضافہ پیش کیا

جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

قارئین کرام سے جملہ تعاون کرنے والے افراد کے لیے دعا کی درخواست ہے

(شیخ محمود احمد سعید وکالت مال اول)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سیٹھ محمد صادق الٰہی نیا محلہ ٹرنک بازار راولپنڈی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے پیشاب کی بندش اور یرقان کے عارضہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل شفا دے آمین (نصیر احمد تنویر ساجد ہسپتال ربوہ)

۲۔ میں بعض محکمانہ پریشانیوں میں مبتلا ہوں ان کے جلد دور ہونے کے لیے احباب سے درخواست دعا ہے ۔ (ولی محمد احمدی منڈی صادق گنج ضلع بہاولنگر)

۳۔ خاکسار کا لڑکا عزیز ناصر احمد ملازم نیشنل بنک آف پاکستان ایک محکمانہ کیس میں ملوث کر دیا گیا ہے جواب آخری مراحل میں ہے احباب سے اس کی باعزت بریت اور بحالی کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔ (غلام محمد نصیر ۱۴/۱۶ دارالیمین ربوہ)

۴۔ خاکسار بعارضہ معیادی بخار کئی یوم سے بیمار ہے قارئین الفضل کی خدمت میں جلد صحت یابی و شفا کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے ۔ (حافظ مبارک علی محلہ گڑھا چنیوٹ)

تحریک وقف جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے ۳۰ جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائیں۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لوگے۔ تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائے گا۔"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

وقف جدید اشاعت اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے اعلیٰ دماغی صلاحیت کے مالک مخلص واقفین زندگی کو ہر وقت خوش آمدید کہتی ہے۔ نیز احباب جماعت سے توقع رکھتی ہے وہ اس تدریسی اور تربیتی نظام کو وسعت دینے کے لئے وقف جدید کی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

تمام زعماء کرام انصار اللہ اس بارہ میں اپنی مساعی کی معین رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

خوش قسمت کون ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ ... صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

(اشتہار تبلیغ ہدایت جلد دہم)

ازراہ کرم کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام و حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

۱۔ خدا تعالیٰ نے میرے ماموں زاد بھائی شیخ ابرار رسول فیصل کو ۱۲ ۹/۸ کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے بچے کا نام "بلال رسول" رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی طویل کرے اور بڑا ہو کر دین و دنیا میں نام پیدا کرے۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم ستون بن سکے۔
محمد ریاض نوید۔ نوید جنرل سٹور ربوہ

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی بے پایاں عنایات کے طفیل ۹/۸ ۲۵ کو چوہدری مسعود احمد مینیجر ظفر بک ڈپو اردو بازار سرگودہا کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے۔ نومولود کا نام محمود احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع فیصل آباد کا پوتا اور چوہدری محمد الدین صاحب چک ۲۷۶ ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اسم بامسمیٰ اور والدین اور دین اسلام کے لئے سعادت کا ذریعہ بنائے۔
داؤد احمد ظفر بک ڈپو۔ اردو بازار سرگودہا

درخواست دعا

آٹھ سال سے میری امی بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے۔ اسی طرح میرے ابا جان کی صحت بھی کمزور ہے۔ نیز ہماری شادی کو ۱۴ سال گزر گئے ہیں لیکن ابھی نعمت اولاد سے محروم ہیں۔ قارئین کرام سے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔
شاہدہ منیر کنری پاک دستانہ

موصیان کرام توجہ فرمائیں

نظارت بہشتی مقبرہ کے ساتھ وصیت کے جملہ امور کے سلسلہ میں خط و کتابت مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز نظارت بہشتی مقبرہ سے ہونی چاہیئے اور تشخیص جائیداد کے سلسلہ میں ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان سے

بعض احباب اور عہدہ داران صدر مجلس کارپرداز کو ایسے خطوط بھجواتے ہیں۔ یہ خطوط مکرم سیکرٹری صاحب کو برائے کارروائی بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ مگر اس طرح ڈاک کے ضائع ہونے کا خطرہ بھی ہے۔ اور کارروائی میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔

ہاں اگر دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کی کارروائی کے سلسلہ میں کسی موصی کو کوئی معین شکایت پیدا ہو تو انہیں مفصل کوائف کے ساتھ صدر مجلس کارپرداز کو لکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی شکایات کا تدارک صدر مجلس کارپرداز کے فرائض میں سے ہے۔

دفتر وصیت کو خط لکھتے وقت موصی کو اپنا وصیت نمبر اور موجودہ پتہ ضرور لکھنے چاہئیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

صف دوم معلمین کی نہم کلاس

یہ کلاس تین ماہ جاری رہیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق امسال پھر ماہ اکتوبر سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ رہے گی۔ اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ ان کی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء ضلع سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ہاکی پلیئرز کا اعزاز

ربوہ کے درج ذیل ہاکی پلیئرز خالد محمود۔ جاوید احمد۔ طیب احمد۔ شبیر خان۔ مظفر خواجہ اور طارق محمود جھنگ ڈسٹرکٹ ہاکی ٹیم میں منتخب کئے گئے ہیں۔ سرگودہا ڈویژن انٹر ڈسٹرکٹ ہاکی چیمپئن شپ منعقدہ جھنگ میں نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا۔ اور سرگودہا ڈویژن ہاکی ٹیم کے لئے ہمارے تین کھلاڑی۔ خالد محمود۔ جاوید احمد اور شبیر خان منتخب کئے گئے۔ واضح ہو کہ یہ کھلاڑی ہر ماہ اکتوبر سے منعقد ہونے والی پنجاب انٹر ڈویژن ہاکی چیمپئن شپ میں ڈویژنل ٹیم کی طرف سے شرکت کر رہے ہیں۔ (لطیف غزنوی سیکرٹری انٹرنیشنل گریڈ ہاکی امپائر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے دوسرے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴